© rasailojaraid.com

رسائل و مسائل

اللہ کے سایے سے مراد

سوال: اللہ کے سایے سے کیا مراد ہے؟ احادیث میں نیک لوگوں کے اللہ کے سایے میں جگہ پانے کا تذکرہ ہے۔ اللہ تو رب العالمین ہے اگر اس کا سایہ ہے تو پھر اسے سارے جہانوں پر محیط ہونا چاہیے۔

جواب: قرآن کریم نے بے شمار مقامات پر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے وجود، ذات اور صفات کے حوالے سے ہماری رہنمائی کی ہے۔ ان مقامات کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وجود جسم کا محتاج نہیں ہے، جب کہ سایے کا تعلق جسم کے ساتھ ہے۔ ہر وہ شے جو جسم رکھتی ہے اگر سورج یا روشنی کی زد میں آئے تو سایہ پیدا ہوتا ہے۔ درخت کے نیچے سایہ بھی اسی لیے آرام دہ ہوتا ہے کہ سورج کی تپش ٹہنیوں اور پتوں کے درمیان میں آنے سے ہم تک نہیں پہنچتی اور ہم سایے کو اپنے لیے رحمت سمجھتے ہوئے آرام کرتے ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ اعلیٰ ترین ہستی جو تمام موجودات کی پیدا کرنے والی ہے کہ جس کے حکم سے بنی اسرائیل پر ۴۰ سال تک ابر سایہ کرتا رہا تاکہ وہ ریگستان میں محفوظ رہ سکیں، اور وہ ہستی جو حضرت ابراہیمؑ کے لیے آگ کو گلزار بنا سکتی ہے، کیا وہ میدانِ حشر میں، جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ایسی تپش ہوگی کہ انسان پسینے میں شرابور ہوکر ڈوب جائے، اسی میدانِ حشر میں اپنے بعض بندوں کے لیے جو اس کی مرضی کے مطابق زندگی گزارتے رہے ہوں، سایے کا بندوبست نہیں کرسکتا؟ اصل سوال یہ نہیں ہے کہ سایہ کس طرح پیدا ہوگا بلکہ اصل سوال یہ ہونا چاہیے کہ وہ رحمٰن و رحیم جو اس دنیا میں ایسے ایسے معجزات دکھا سکتا ہے جن کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اور جو

© rasailojaraid.com